اخبار رسیدہ دست ناپسند دشمن		زوگشت دلیل حق مبرہن ہر تن		ابجی زنوشتہ ہزاریں سالہ جدید		مشور محمدی ست بادیہ حسن	

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بجا تم | | بافاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | | توریت بانجیل تورید انجیل جلیل | | گویاں صفت و سیرت مبرور محمدؐ

بنمبر ۳۱ | مطبوعہ ۵ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۰ ہجری مقدسہ | جلد ۱۲

اشتہار - ہمہ اخبار عشرہ دار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی سالانہ قیمت موجصولنڈاک بجہاز روپیہ بذریعہ منی آڈر بہم بخدام

مثنوی

مستوجب حمد وہ خدا ہے | | ای صل علی رسول امجد | | سردار پیمبران محمدؐ
عالم ہے قدیر ہے احد ہے | جو خسرو کشور بقا ہے | جو اوسکی ثنا لکھو دہ کم ہی | | خورشید عرب مہ عجم ہے
مالک رازق کریم خالق | سلطان قلمرو ابد ہے | وہ افسر فرق انبیا ہی | | محبوب جناب کبریا ہے
خلاق زمین و آسمان ہے | عادل سامع مرید صادق | شاہنشہ کشور نبوت | | آرایش مسند شریعت
پیدا ہوا ایک لفظ کن سے | وہ غارس باغ کن فکان ہے | سب پر شرف نبی عیان ہی | | وہ علت غائی جہان ہے
قندیل فلک بوجہ احسن | اتھارہ ہزار عالم اوسکے | ای خامہ عیش لکھ بانصاف | | منشور محمدی کے اوصاف
شاہنشہ ملک بے مثالی | شمع مہ و مہر سے ہی روشن | جب سے نکلا یہ رشک گلزار | | نظروں سے گرے جہاں کے اخیار
دیہیم جلال فرق پر ہے | محبوب حریم لایزالے | جو فضل و شرف ہے بجا ہے | | بنام جناب مصطفا ہی
خالق ہر چیز کا وہی ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے | نور رخ دلپذیر اسلام | | حامی ملل ظہیر اسلام
افعال حکیم لایزالی | صنعت ہر چیز مین رکھی ہے | شمس الاخبار آسمان پر | | ہے پیش مسیح نیک اختر
کیا لکھون ثنای ایزد پاک | ہوتی نہین مصلحت سے خالی | کرتا ہی بقلب زار ناشاد | | منشور محمدی کی فریاد
جب نعت نبی کا وقت آیا | ارشاد بنی ہے ما عرفناک | چھپتے ہین صحیح سب کوایف | | بے شبہ ہی افسر صحایف
لولاک لما خلقت الافلاک | خامہ نے ادب سے سر جھکایا | عمدہ خبرین نفیس مضمون | | ہر لفظ ہی رشک در مکنون
| آیا ہی بشان شاہ لولاک | سال و مہ و روز و شب الٹی | | ہو اسکو بہت بڑی ترقی
| اس نظم کو کر چکا جب اتمام | توقیع محمدی رکھا نام

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰/ کے حساب سے جتنے پرچے ضرورہون منگوالین محصول ڈاک پرچون کو ۰/ رہے غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجنے سے ۰/ مین پرچے انکے نام پر روانہ کئے جائینگے - فقط +

بقیہ شق القمر

شخص کا دو تکڑہ ہونا کب لازم آتا ہے تو اون حضرت کی خدمت مین یہہ عرض ہے کہ یہان مطلق نفس تجزی سے غرض ہے جزو کل کے تکڑے ہونے یا اجزاء کے عنصری یا متفاوت التجزی ہونے سے بحث نہین ہے کما لایخفی آب اگر کوئی کہے کہ خرق والتیام یعنے پھٹنے اور جڑنے کے لئے آسمان کا ساکن ہونا ضرور ہے حالانکہ اوسکی حرکت دائمی ابدی ہے اور سکون باطل پس یہہ بھی باطل ہوگا تو ہم کہینگے کہ اولا تو یہہ اعتراض اوسی ہیئت پر ہے اور ثانیا یہہ بات جب لازم آتی ہے کہ ہم ستارون کو آسمانون مین گڑا ہوا تسلیم کرتے حالانکہ ہم اسکے قایل نہین بلکہ ہم تو یہہ کہتے ہین کہ جمیع کواکب بطور خود سیر کرتے اور اپنے اپنے مدارون کو قطع کرتے ہین اور ثالثا استحالہ سکون آسمان غیر مسلم ہے چنانچہ مفصل و مطول بیان کتب ہیئت مین کیا گیا ہے اور بشرط تسلیم بھی یہہ تقریر استحالہ کی فقط فلک الافلاک کے واسطے ہے حالانکہ مکان طبعی قمر کا فلک اسفل ہے اور رابعا یہہ امر کے شق القمر اور حضرت مسیح کے شق السماء کے لئے جو امر ظہور میں آیا ہے وہی اوسکے لئے بھی تصور کر لینا چاہئے جیسے اس صورت مین قمر کی تشقیق اور تکمیل مین کچھہ قباحت نہین ویسے ہی شق ثانی بھی کوئی خرابی نہین کیونکہ جب قمر بمنزلہ ایک کرہ و جزیرہ معمورہ کے ہے اور اوس حال مین وہ خواہ مخواہ اجسام کثیفہ رکھتا ہوگا تو پس اوسکی تشقیق مین کیا خرابی ہے اور پنڈت صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ اسمین اوسکے آبادی کے درہم برہم ہوجائے اور انتظام منتظمہ کے بگڑ جائیگا احتمال ہے تو مین عرض کرتا ہون کہ یہہ احتمال فقط خیال ہے کیونکہ جب آپ اوسکو مثل جزیرہ معمورہ کے تسلیم کرتے ہین تو کیا اوسکی آبادی کو ایسا متصل تصور کرتے ہین کہ جیسے زمانہ متصل واحد ہے یا کچھہ کسیطرح کا کسی حیثیت سے کچھ فرق واقتراق وانفصال وانفکاک بھی قبول کرتے ہین لامحالہ شق اول باطل ہوگئی اور ثانی مقبول اور اوسپر قمر کا شق ہوجانا کیا محال ہے کیا آپ نہین دیکھتے کہ ہر سال صدہا زلزلہ اور جریان وسیلان دریا سے کتنے قطعات زمین کے دہنس کے دریا ہوجاتے اور کتنے تہ پر تہ جاتے ہین حالانکہ ایک جزیرہ والون کی خبر دوسرون کو مطلقا نہین ہوتی ابھی ہم نے چاٹگام کا حال سنا ہے کہ صدہا بیگہ زمین غرق ہوگئی اور ابھی بکسر و بلیا سے دیکھے چلے آتے ہین کہ صدہا بیگہ زمین پانی اور پانی زمین ہوگیا حالانکہ یقین ہے کہ چاٹگام کی خبر آپکو اور بکسر والون کو اور بکسر کی چاٹگامیون کو مطلق نہوگی اسپر آپ یہہ کہہ

سکتے ہین کہ اچھا اگر ہم تشقیق مان لین اور ایک قطعہ
کی خبر دوسرے قطعہ والون کو نہ پہونچنا تسلیم کرلین تو یہہ
تو ضرور ہے کہ چونکہ وہ بالکل جزیرہ واحد ہے اور ایک
شئی کی تجزی سے خواہ مخواہ ایک حرکت عظیم پیدا ہوگی
کہ جس سے اوسکے سکان کو خواہ مخواہ ایکسہ ہیجان عظیم
لاحق حال ہوگا اور ضرور متنبہ وخبردار ہوجاوینگے تو ہم
کہینگے کہ آپ اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ زمین بھی جسم
واحد ہی حالانکہ اسکے قطعات مختلفہ مین طرح طرح کے
صدمات ہوتے ہین اور مطلقاً یہان کی حرکت وہان محسوس
نہین ہوتی ایکسقطعہ مین زلزلہ عظیمہ آتا ہے اور دوسرے مین
کچھہ بھی نہین معلوم ہوتا دیکھئے ابھی ابھی تال مین کتنا بڑا
خسف واقع ہوا ہے اور یہان کلکتہ والون کو کچھہ بھی محسوس
نہین ہوا حالانکہ جسم واحد مین ایسا ہونا محال ہے اگر
آپ کہئے کہ اسمین بڑے بڑے پہاڑ یا بڑے بڑے دریا مین
اور سمندر کی گہرائیان حایل ہین اس سبب سے وہ حرکت ایک
قطعہ کی دوسرے مین ہونے نہین پاتی تو ہم کہینگے کہ جب قمر کو
آپ جزیرہ معمورہ فرض کرتے ہین تو یہہ سب بھی وہان
فرض کرلینا کیا مشکل ہے اور ہر شکل صاحب کا قمر مین کوہ
وبیابان دیکھنا اور ایک پہاڑ شہرارہ انگیز کا پھوٹ
نکلنا تو مسلم ہی ہوچکا ہے - پس ہوسکتا ہے کہ شق قمر
بھی ایسے ہی ایک قطعہ ایکطرف اور ایک ایکطرف کرکے
دکھایا گیا ہو اور بیچ مین ایک شئی فاصل حایل کردیگئی
ہو جیسا کہ ہم مسلمانون کے ہان بروایات صحیحہ ثابت ہے
کہ جب شق قمر ہوا تو ایک ٹکڑہ ایک جانب اور ایک ایک
جانب کرکے دکھلایا گیا اور بیچ مین اوسکے ایک پہاڑ

جسکو مجبل حرا کہتے ہین فاصل کردیا گیا تھا اور پھر مطابق
بیانات حکماء محققین خصوصاً دانشمندان فرنگ کے زمین
اور ہر وقت ہل رہی ہے حالانکہ ہم آپ کو کبھی نہین ہلتے مطابق
اون بیانون کے چاہئے کہ ہم آپ بھی ہلا کرین پس جو اسکا
جواب ہی وہی ہمارا بھی جواب ہے، ہان اسپر کوئی صاحب اگر
یہہ کہین کہ جب قمر شق ہوا اور وہ کرہ معمورہ ہے تو وہان
کے لوگون کو تو ضرور ہے اسکی خبر و اطلاع ہوئی ہوگی اور بخوبی
جانتے ہونگے اور اونکے دفاتر و تواریخ مین بھی مندرج
ہوگا یا یون افادہ فرماوین کہ جیسے قمر کا عکس زمین پر پڑتا ہے
ویسے ہی زمین کا عکس چاند پر بھی واقع ہوا کرتا ہے چنانچہ
مجموعۂ شمسی مین بھی لکھا ہے کہ ہیجا نکہ از قمر بحیثیت اکتساب
نور از محاذاۃ شمس بزیادت و نقصان روشنی بر روے
ارض مے افتد ہمین قسم از ارض نیز بزیادت و نقصان
نورے بر سطح قمر میرسد انتہی پس بوقت شق القمر کے
قمر کا اثر جبکہ زمین پر واقع ہوا تو وہ خواہ مخواہ مطابق
اسکے یہہ اثر قمر پر بھی ظاہر ہوا ہوگا اور اوسکو وہان کے
لوگون نے تقریراً و تحریراً نسلاً بعد نسل و جیلاً بعد جیل
ضرور ہی نقل کیا ہوگا تو مین عرض کرونگا کہ بہت اچھا
مگر پہلے آپ وہان کے کسی آدمی کے پاس سے ایک برنگ
ہی خط منگوا دیجئے یا تار برقی ہی پر کوئی خبر منگا لیجئے تو
ہم انشاء اللہ تعالیٰ خط مہ جسری شدہ آپ کی خدمت مین
پیش کرکے جسطرح آپکی تسلی و تشفی ہوگی تسکین کردینگے
اب پنڈت صاحب وغیرہ اگر یہہ کہین کہ اس زمانہ کے
بہت سے مولوی صاحب بھی تو معجزہ شق قمر کا انکار کرتے
ہین چنانچہ جناب مولوی سید مہدی علیخان صاحب بہادر

دام ظلہ بجواب خط مولوی مظہر الحق صاحب پر جو تہذیب
الاخلاق مطبوعہ پندرہوین ربیع الاول سنہ ۱۲۹۰ ہجری صلعم
صفحہ ۴۴ مین لکھتے ہین شق القمر کے انکار پر کفر کا اطلاق
اوسوقت زیبا ہے جبکہ آپ اس معجزہ کو متفق علیہ قرار دین
حالانکہ جب بعض مفسرین اوس سے منکر ہین اور بعض محققین
بدلایل اوسکا انکار کرتے ہین تو شاید آپکو اس تیزی سے
کفر کا کلمہ زبان پر لانا مناسب نہوگا تفہیمات الہیہ مین
مولوی شاہ عبدالعزیز کے والد نے صاف انکار کیا ہے
اور لکھدیا ہے کہ عندنا لیست من المعجزات احدیثین جو حضرت
ابن عباس سے اس باب مین ہین اوسپر بھی جرح ہوچکی ہے
کہ وہ مدینہ مین چار برس کے تھے پس جبکہ علماء مین بحث اسکے
منصوص و متواتر ہونے پر ہو رہی ہے تو کفر کا اطلاق
کرنا اوسکے انکار پر تحقیق سے بے خبری پر دلیل ہے انتہی
تو اولاً ہم یہہ کہینگے کہ مولوی صاحب انکار نہین کرتے بلکہ
منکرین مسلمین کو کافر کہنا نازیبا سمجھتے اور یہہ ایک دوسری
بات ہے و ثانیاً بشرط تسلیم مولوی صاحب فرق اسلام
سے ہین اونکا جواب اونکے حسب حال دیا جاویگا پس
مولوی صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ بعض مفسرین اوس سے منکر
ہین تو اوسکا یہہ جواب ہے کہ اون بعض کے انکار کا اعتبار
نہین پس ہم انکار مثل لا انکار کے ہے اور اسکے ثبوت و
وقوع ہی پر مفسرین کا اجماع و اتفاق ہے فی الکشف الالہی
و تفسیر سراج المنیر در تحت قولہ تعالی انشق القمر گفتہ
انشق ماضیست بحقیقت خود و ہمین قول عامہ مسلمین است
و التفات کردہ نشود بقول کسیکہ گفتہ سینشق القمر یوم
القیامۃ چہ این خلاف اجماع است -

در تفسیر قشیری گفتہ اجماع اہل تفسیر براین ست کہ تحقیق
منشق گشت قمر در زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم و فیہ محی الدین نووی رح در شرح صحیح مسلم نوشتہ
کہ آنچہ بعض در معنی این آیت گفتہ کہ سینشق القمر یوم القیامۃ
قول باطل و شاذ ست لسبب اجماع مفسرین بر خلاف آن
انتہی - ملا علی قاری در مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف گفتہ
قومیکہ از راہ راست تجاوز کردہ و برگشتہ انداز آنچہ بران
اہل علم اند زعم کردہ اند کہ تاویلش انیست -
ان القمر سینشق یوم القیامۃ و این مخالف است لقولہ تعالی
و ان یروا آیۃ یعرضوا و یقولوا سحر مستمر انتہی
اور مولوی صاحب یہہ جو لکھتے ہین کہ بعض محققین بدلایل
اوسکا انکار کرتے ہین تو جناب مولوی عبدالحلیم صاحب جنہے
خود مولوی صاحب بھی استدلال کیا کرتے ہین نظم الدرر
مین فرماتے ہین -
بتحقیق حمل کیا بعض مفسرون نے کلمہ انشق ماضی کو اوپر
سینشق مستقبل کے - یعنے پھٹے گا چاند بوقت قایم ہونے
قیامت کے اور یہہ بعد نفخہ ثانیہ کے ہوگا - اور لیکن بیان
کرنا اوسکا ساتھہ صیغہ ماضی کے تو پس باعتبار تحقیق
وقوع اور تیقن اوسکے کے ہے کیونکہ چونکہ وہ تیقن
الوقوع ہے تو پس گویا کہ وہ واقع ہی ہوگیا اور یہہ
ایسا ہی ہوگیا اور یہہ ایسا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی
نے آیا حکم خدا کا یعنے قیامت آویگی اور نقل کیا قسطی
نے اپنی تفسیر مین اس معنے کو امام حسن بصری رح سے
ایسا ہی کہا افندی نے فی شرح شفا مین اور شاید
کہ یہہ نہ صحیح ہو اون سے یا شاذ ہو سلف سے -

پس نہین اعتبار کیا جاویگا بیچ خرق اجماع اون کے
کے ایسا ہی کہا زرقانی نے نہ پوشیدہ رہی تم پر عدم
درستگی اس قول کے ساتھ چند وجہون کے اول
یہہ کہ حمل کرنا ماضی کا اوپر مستقبل کے مجاز ہے اور اسکے
لیے کوئی قرینہ ضرور چاہیے اور یہان کوئی قرینہ نہین
اور دوسرے یہہ کہ سیاق آیت یعنے قولہ تعالیٰ وان
یروا ایۃ الخ - انکار کرتا ہے اس معنی کو کیونکہ
کفار مکہ نہین کہینگے دن قیامت کو یہہ جادو مضبوط
ہے اور تیسرے یہہ کہ نہین مناسب ہے درمیان
پھٹ جانے چاند کے دن قیامت کو اور قرب اسکی
کے بلکہ واسطے اوسکے مناسب ہے ساتھہ وقوع قیامت
کے پس اگر ہوتی مراد اللہ تعالیٰ کی بیان پھٹ جانا
اوسکا دن قیامت کو البتہ فرماتا کہرے ہوگی قیامت
اور پھٹیگا چاند یا فرماتا قایم ہوئی قیامت اور پھٹا چاند
جیسا کہ نہین پوشیدہ ہے اوپر صاحبان سلیقہ کے چوتھی
یہہ ہے کہ کلمہ انشق معطوف ہے اوپر اقتربت کے پس
مناسبت عطف کی مقتضی اسکو کہ ہو انشق محمول اوپر اوسکے
معنی حقیقی اپنے کے جیسا کہ معطوف علیہ محمول ہے اوپر
اسکے پانچوین یہہ ہے کہ اگر ہوتی مراد اللہ تعالیٰ کی
بیان پھٹ جانا چاند کا دن قیامت کو تو پس
واقع ہوتا لامحالہ مانند نکلنے دابۃ الارض کے اور نکلنے
آفتاب کے مغرب سے اسواسطے کہ نہین احتمال ہے واسطے
جھوٹ ہونے خبر اللہ تعالیٰ کے اور نہ ہوتا یہہ انشقاق
معجزہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حالانکہ وہ ثابت
حدیثین کہ صحاح وغیرہ مین روایت کی گئین ہین ناطق

ہین اوپر ہونے اوسکے کے معجزہ واسطے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور علاوہ اوس بات کے کہ کافرون
نے طلب کیا تھا معجزہ پس دکھلایا اونکو ہی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے پھٹ جانا چاند کا اوپر اوسکے کہ بالاتفاق
جانے گا تو اوسکو پس اگر کہے تو کہ خبر دینا پھٹ جانے کی
اوسکے قبل واقع ہونے اوسکے کے غیب کی خبر دینا ہی
اور یہہ معجزہ ہے واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے کہونگا مین اوپر اوسکے یہہ غیب کی خبر دینا معجزہ
ہو جاویگا اور بذاتہ اسکا پہنچنا معجزہ نہ ہوگا اور یہہ
خلاف صریح اون احادیث مرویہ کے ہے جو عنقریب
آتے ہین اور فتح البیان مین ہے حکایت کیا قرطبی نے
حسن بصری سے مثل قول عطاء کے کہ بتحقیق یہہ وہ پھٹ
جانا ہے کہ ہونیوالا ہے دن قیامت کو اور یہہ قول باطل
ہے نہین صحیح ہے اور شاذ ہی نہین ثابت ہے واسطے
اجماع مفسرین کے اوپر خلاف اسکے اور انسواسطے کہ اللہ
سبحانہ نے ذکر کیا اسکو ساتھہ لفظ ماضی کے اور حمل کرنا
ماضی کا اوپر مستقبل کے بعید ہے محتاج ہے طرف کسی
قرینہ منقولہ کے یا دلیل کے کہ دلالت کرے اوپر اسکے اور
کہان ہے یہہ اور اوسی مین یہہ بھی لکھا ہے اور حاصل
یہہ ہے کہ جب ہم نے نظر کیا طرف کتاب اللہ کے تو بتحقیق
خبر دی اوسنے ہمکو کہ بیشک چاند پھٹ گیا اور یہہ خبر نہین
دی کہ عنقریب پھٹیگا اور اگر نظر کی ہم نے طرف سنت رسول اللہ
کے تو بتحقیق ثابت ہوا ہے صحیح بخاری وغیرہ مین طرق متواترہ
سے کہ بتحقیق یہہ واقع ہوا ایام نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مین اور اگر نظر کی ہم نے طرف اقوال اہل علم کے تو

تحقیق متفق ہین وہ سب اسپر اور ہنین الفاظ لیا
جاویگا اسکی طرف شذوذ اوس شخص کے کہ جسنے شاذ کہا
اور اسکو اعتماد اوسکے کہ بعید سمجھا اور اسباب مین رسالہ
مختلفہ ہین واسطے شیخ رفیع الدین دہلوی وغیرہ انہی کے
یہان پر جو بعض لیاقت پناہ دیسی پادری صاحب مولوی
وکیل احمد کے رسالون کو دیکھکر یہہ پرچ کرتے ہین
کہ دیکھئے مولوی صاحب اپنے رسالون مین دوسرے
دوسرے مولوی صاحبون سے اسکو قول جمہور نقل فرماتے
ہین اور یہہ لکھتے ہین در نسیم الریاض وفتوحات
الہیہ حاشیہ تفسیر جلالین از قرطبی نقل کردہ -
اور کہا بعض اونکے نے ہنین واقع ہوا پھٹنا چاند کا
اب تک اور وہ منتظر ہے یعنے قریب ہوی قیامت اور
پھٹنا چاند کا اور قیامت جب قایم ہوگی تو پھٹ جاویگا
آسمان ساتھہ اون سب چیزون کے کہ اوسمین ہین
چاند وغیرہ سے اور ذکر کیا ماوردی نے کہ یہہ قول جمہور
ہے اور کہا اس واسطے کہ اگر پھٹنا تو کوئی باقی رہتا
کہ اوسکو دیکھتا کیونکہ وہ نشانی ہے اور سب آدمی
نشانیون مین برابر ہین اور کہا حسن یعنے حسن بصری
نے قریب ہوئی قیامت پس جبکہ آویگی تو پھٹ جاویگا
چاند بعد فتح ثانیہ کے انتہی

پس جبکہ مسلمانون کے ایسے ایسے معقول لوگ انکی
اتنی معتبر کتابون سے اونکے جمہور کو اسکا منکر
[illegible] اور پھر یہی آج کل کے مسلمون لوگ
[illegible]

خدمت مین ہم عرض کرتے ہین کہ ہان ان مولویون نے
کہ باخود ہا قیل وقال و جنگ و جدال سے اسقدر کو
اتنا موقع مل گیا کہ یہہ بات بناکر اپنے بنے جاکت
مین پھول گئے اور اپنے بڑے بڑے دلائل و براہین
کے نقول کو بھول گئے تو خیر مگر حضرت سلامت آپ
سے ہمارے معجزہ شق القمر کے بطلان و انکار کا نام
بھی کافور ہے خاطر جمع رکھئے ہنوز دلی دور ہے
لیکن ہر سوالی کو جواب چونکہ آپ اسکو بڑی شورا
شوری و گرما گرمی سے پیش کئے ہین تو اولا مولوی
صاحب کی عبارت منقولہ کا مطلب سمجھئے وثانیا کچھہ
اپنی نقول معقول کا بھی تماشا دیکھئے اقالا و
پس اولا قرطبی وغیرہ نے اسکو ثبوت و استدلال
کے لئے ہنین نقل کیا ہے بلکہ رد کرنے و جواب دینے
کے لئے لکھا ہے چنانچہ دیکھئے اسی فتوحات الہیہ
مین اسکے بعد لکھا ہے وقد ثبت بنقل الآحاد العدول
ان القمر انشق بمکۃ وہو ظاہر اور تحقیق ثابت ہوا
ہے ساتھہ نقل احاد عدول کے کہ بتحقیق چاند مکہ
مین پھٹ گیا اور یہی مطلب التنزیل انتہی وہکذا
فی نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض وغیرہا
کما مر - ظاہر قرآن کا ہے اور ایسا ہی ہے نسیم
الریاض شرح شفا قاضی عیاض وغیرہا مین جیسا کہ
اوپر گذر چکا -

وثانیا بشرط تسلیم یہہ مذہب بعض ہے اور قول
بعض مقابلہ اقوال منقولہ جمہور مردود ہے کما لا یخفی
وثالثا ماوردی کا اسکو قول جمہور نقل کرنا اولا

مخالف قرآن جمہور ہے دنانیگا ماوردی نے بھی اسکو
ادسی خیال سے لکھا ہے جسکو منکرین مستبعد ومحال جانتے
ہین یعنے لا نزال نشق ما بقی احد الا راہ اور یہہ
اور اسواسطے کہ تحقیق اگر پہنچا تو ہنین باقی رہنا کوئی تمکر
بوجود عدیدہ باطل ہے -

کما سلف فاذا ارتفع الرافع رفع المرفوع ایضاً جیسا
پہلے گزرا پس جبکہ اوٹھہ گیا اوٹھانیوالا اوٹھہ گیا
اہٹایا گیا بہی - ورا بقا ماوردی کی یہہ تعلیل
لانہ آیۃ والناس فی الآیات سواء بہی علیل ہے چنانچہ اسکی
آیت ہنی اور سب لوگ آیات مین برابر ہین اور
ہنین لازم ہے یہہ کہ برابر ہون سب لوگ اوسمین
کیونکہ یہہ آیت تھی واسطے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور یہہ سا تہ طلب کرنے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
بوقت طلب کفار کے واقع ہوی تھی انتہیٰ -

وخامساً بشرط تسلیم قول جمہور بہی مردود ہے -
دیکہنے یہی مولوی عبد الحلیم صاحب سی نظم الدرر ین
فرعون کے ایمان کے بیان مین فرماتے ہین -

ولا تکن مرۃ فی ان الامور المنصورۃ ما علیہ الجمہور
اودتم شک مین مت پڑو کہ امر منصور وہی ہوا کرتا ہے
جس پر جمہور ہوا کرتے ہین -

وسادساً حسن بصری وغیرہ کی نقل کا جواب خود مولوی
صاحب کے اوستاد مولوی عبد الحلیم صاحب نے نظم الدرر
مین بڑی سرگرمی سے تحریر کیا ہے -

فلا حاجۃ لنا لردہ - پس ہمکو کوئی حاجت اوسکے
رد کرنے کی ہنین ہے -

واما الثانی پس دلیل کی بنا پر جو قیصر

جرمنی نے بالکل جہوٹ ٹہرایا ہے اور فاکنس اوسکو
مسیح کی تالیف ہی ہنین سمجہتا اور رہنری اور اسکاٹ مفسر
اسکو محرف بتاتے ہین اور فرقہ ابیونی کے لوگ اسکے
اول دو باب کو بالکل الحاقی ٹہراتے ہین اور ایسے ہی
جمیع آیات تثلیث کو آپکے محققین وضعی بتاتے ہین
اور صاحب تاریخ کلیسیا تحریر فرماتے ہین یوسیبیوس نے
اپنی کتاب مین لکہا ہے کہ چارون انجیل یوحنا کی حیات
مین جمع ہوئی تھین اور یہہ کہ اوس نے تینون انجیل
کو پسند کیا جو تھی خود اوسنین شامل کی گو اسکا ٹھیک
زمانہ تحقیق کرنا نہایت دشوار ہے کہ عہد جدید کے تمام
کتابین کب ایک جلد مین مجلد کی گئین لیکن اسمین کچہ
تکرار ہنین کہ دوسری صدی کے نصف منقضی ہونے
سے پیشتر ہی اونکا جزء اعظم تمام عیسائی جماعتون کے
درمیان عقاید ایمان مان لیا گیا تھا انتہیٰ اور اوسی
مین یہہ بہی تحریر فرماتے ہین وہ عقیدہ جو اول
کلیسیاے روم نے اختیار کیا اور ظاہرا وہ شروع ہی
زمانہ کا تھا وہی تھا جسکو اب عقیدہ حواری کہتے ہین
اور چوتھے صدی سے اسطرف یہہ رائے عمومًا لوگون
کی رہی تھی کہ وہ واقعی اوہنین متبرک آدمیون سے
پیدا ہوا جو اوس کام کے لئے مجتمع ہوے تھے لیکن
اس بات کا کوئی ثبوت ہاتہ نہین لگتا بلکہ چند مصنفون
نے بڑے اصرار سے اوسکو مشکوک کہا ہے اوسکے
حاشیہ مین لکہا ہے مثلاً موشم مورخ تاہم وہ تسلیم کرتا
ہے کہ عیسوی مذہب کے اول مورخین بجز عقیدہ کلمہ
مذکور کے اور کچہہ تعلیم ہنین کرتے ہین انتہیٰ -

پس اب جو پادری صاحب لوگ یہہ عقیدہ تثلیث
وغیرہ کو عین ایمان جانتے اور ہولی غرنتی یعنے تثلیث
مقدس کہتے ہین تو صریح ہٹ دہرمی ہنین تو اور کیا
ہے اور پھر اولے مسلمانون کے امور متواترہ پر اعتراض
کرنے کے لیئے اون کے اقوال مردودہ کو رجال مجروحین
سے نقل کرکے معرض بیان مین لانے کو اپنے اپنی لال
لال زبانین جو نکالتے ہین تو بجز اسکے کہ اپنی انکہہ کے
شہتیر نظر نہین پڑتے دوسرون کے تنکہ دیکھنے کو
انکہین پھاڑتے ہین اور کہا ہے اور مولوی صاحب جو
یہہ لکھتے ہین کہ تفہیمات الہیہ مین مولوی شاہ عبدالعزیز
کے والد نے صاف انکار کیا ہے اور لکھدیا ہے کہ عندنا
لیست من المعجزات - ہمارے نزدیک معجزات سے نہین ہے تو
اولا حضرت شاہ صاحب اس معجزہ کے معاذ اللہ منکر
ہنین کیونکہ فتح الخبیر مین خود فرماتے ہین -
پہٹ گیا چاند زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے تو پارہ ایک ٹکڑہ پہاڑ پر رہا اور ایک اسکے
نیچے - پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
گواہ رہو انتہی اور ایسا ہی ہے فتح الرحمان اور سرور
المحزون مین وثانیاً تفہیمات کا یہہ مطلب ہنین اوس سے
یہہ سمجھنا یا تو اپنی سمجھہ پر ظلم کرنا ہے یا اوسکی تہور کی
عبارت لکھہ کر عوام کو فریب دینا اور بیفائدہ ایک بزرگ
کو ملکر بنانا ہے وکلاہما مذمومتان جدًا - اور یہہ
دونون بری ہین یقینًا -
پس اسلئے مجھکو یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اولاً
حضرت شاہ صاحب رح کی پوری عبارت لکھون کہ

ارباب سلیقہ دیکھہ لین کہ جناب شاہ صاحب معاذ اللہ
اسکے منکر ہنین اور اگر پھر بہی کسی کے ذہن مین کچھہ
شک وشبہ باقی رہجاوے تو مین ثانیاً اوسکی توضیح
بھی کردون کہ کما ینبغی تمیز بین الحق والباطل ہوجاوے
پس ملاحظہ فرمائے کہ پوری عبارت جناب شاہ صاحب
رح کی یہہ ہے -
اور آیا سکہلاؤن مین تجھکو کہ کیا ہے ولایت پس وہ
مثل بخت کے ہے یعنے جسطرح نصیب اور بخت امر
وہبی ہے ایسے ہی امر ولایت وہبی ہے کہ خدا ہی کے
طرف سے حاصل ہوتی ہے کوئی اپنے کسب سے اوسکو
نہین پا سکتا ہے لیکن بخت مین ظلمت اور تاریکی ہوتی
ہے یعنے بخت نیک وبد دونون ہوتا ہی اور ولایت
مین اشراف یعنے بالکل سراسر نور ہی نور ہوتا ہے پس ساتہہ بخت
کے نیک ہوتے ہین نیک اور شقی ہوتے ہین بدکار
لیکن بخت پس وہ بدیہی یعنے ظاہری ہے اور سوا اسکے
نہین کہ انکار کیا اوسکا اون قومون نے کہ جو اہل تمیز
نہین اور تجلیات اشراف سے مثلا یہہ ہے کہ کہا جاوے
تمنے اپنے گہر مین ایسا کیا یا کل ایسا ایسا ہوگا اور
معجزات جزیہ مثل دعا کرنے واسطے مریضون کے اور زیادتی
کہانے اور پانی کے لیکن پہٹ جانا چاند کا پس نزدیک
ہمارے معجزات سے نہین سوا اسکے نہین کہ قیامت کی
نشانیون مین سے ہے جبکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
نزدیک آلگی گھڑی یعنے قیامت اور پہٹ گیا چاند
لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جزوی اوس سے
قبل اسکے وجود کے پس ہوگیا معجزہ اس راہ سے پس

انصاف کرو اور مت ہٹ دھرمی کرو انتہی۔

اور صاحب السیف الماضی لقطع القول منکر انشقاق
القمر فی الماضی لکھتے ہین کہ این قول مصنف یعنے محدث
دہلوی رح جواب شیخ صدر عالم است اصل انیست کہ در
سنہ ۱۱۶۰ھ شیخ صدر عالم بزمانہ محدث دہلوی رویت
شق قمر ساختہ و مراد ازان رویت حقیقت محمدیہ داشتہ
نزد محدث دہلوی حقیقت حال خود نوشتہ فرستاد
محدث دہلوی برائے دفع شبہ بنظر خیر خواہی مومنین انکار
معجزہ شق قمر از معجزات ولایت نمود نہ از معجزات
نبوت پس وجہ انکار شد ہمین قصہ شیخ مذکور است
بنا علیہ مصنف رح ہمینجا تصریح میفرمایند کہ صرف شق
القمر بمعنی اضافی یعنے بغیر دعوی نبوت معجزہ نبود
مطلب مصنف رح آنست کہ این شق قمر کہ شیخ دیدہ است
آن معجزہ نیست چراکہ دعوی نبوت نیست و آن شق
قمر کہ بزمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدہ بود
آن معجزہ بود کہ بعد دعوی نبوت ظاہر شدہ بود زیراکہ
معنی اخبار عن الغیب در دعوی یکے اند بمقام تحدی یعنے
نفس انشقاق از معجزات نیست بلکہ از آثار قیامت
ہست لیکن چون بہ تحدی سرور عالم واقع شد پس
بالضرور معجزہ گردید و فیہ ایضاً معنی کلام محدث دہلوی
رح اینست کہ معجزہ شق قمر از معجزات جزئیہ بود
زیراکہ معجزات بر دو قسم است یکے معجزات جزئیہ کہ
سوائے نبی از دیگران از اولیاء کرام ظہورش ممکن و
جایز باشد چنانچہ تکثیر آب و طعام و باریدن باران
و مانند آن دوم آنکہ ظہورش بجز نبی از دیگر اولیاء
ممکن و جایز نباشد ہمچون معجزہ قرآن کریم و شق قمر چنانچہ
تفصیل این معنی خواہد آمد پس شاہ صاحب درین مقام
نفی معجزہ جزئیہ بودن انشقاق قمر می فرمایند زیراکہ
الف لام بر لفظ المعجزات برای عہد است و معہود آن معجزات
جزئیہ است و در معجزہ علم و نطق نبی شرط است و در کرامت
ولی شرط نیست پس شق القمر ممکن بذات است لاکن
بروست ولی ممکن الوقوع نیست تا کہ عدم تطابق خبر بکتب
سابقہ لازم نیاید چہ دران مسطور بود کہ شق القمر
بروست نبی خواہد شد و قیامت قریب خواہد شد الخ
ازین فاضل مذکور (مولوی احمد علی) می نگارد کہ آنچہ
بعض مولویان از عبارت محدث دہلوی رح فہمیدہ اند کہ
او رح انکار وقوع شق قمر کردہ است این فہم سراسر غلط
است چراکہ لفظ کان بمعنی وقع آمدہ است پس معنی
بر این نمط شد فوقع معجزۃ انتہی و در فتح البیان من لکھا ہے
اور بیچ تفہیمات مولوی شیخ ولی اللہ بمحدث الدہلوی رح
کے ہے اور لیکن شق القمر پس نزدیک ہمارے ہمین ہے
معجزات سے سوا اسکے ہمین کہ علامات قیامت سے ہے جیسا
فرمایا اللہ تعالیٰ نے قریب ہوی قیامت اور پہٹ گیا چاند
لیکن پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے اوس سے
قبل موجود اوسکے کے پس ہو گیا معجزہ اس راہ سے
اور اعتراض کیا ہے اس پر بعض اوس شخص نے کہ ہمین
موثا کرتا ہے اور بے پرواہ کرتا ہے ہو کہہ سے یعنے بیفائدہ
اور دفع کیا اوسکا ایک جماعت نے علماء ہند و غیرہ سے اور
ہمین ہے اس عبارت مین انکار اس معجزہ کا جیسا کہ سمجھا ہے
اسکو بعض قاصرین نے بلوغ رتبہ کمال سے بلکہ یہہ بڑی دلیل ہے

اوپر اثبات اوسکے نزدیک اوس شخص کے کہ سمجھتا ہے
کلام علماء یا اللہ تعالیٰ کا۔
الحاصل خلاصہ مطلب محقق دہلوی رح کا یہہ ہے کہ
چونکہ حق جل وعلیٰ نے اپنے علم ازلی مین انشقاق قمر کو
آیۃ من آیات القیامۃ ایک نشانی ہے قیامت کی
نشانیون مین سے۔
قرار دیا تھا واقع ہونا اوسکا امر ضروری تہا لیکن ایسی
حالت مین کوئی اوسکو معجزہ نہین کہہ سکتا مگر زمانہ وقوع
کا اوسکے چونکہ غیر معلوم ومعین تھا اور جب کفار قریش نے ان
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ معجزہ طلب کیا اور آپنے
بطور معجزہ پیشین گوئی کے اونکو خبر وقوع سے اوسکے
خبر دیا اور مطابق اخبار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے شق القمر واقع بھی ہوا تب کفار قریش نے کہا ہذا سحر
مستمر یہہ جادو مضبوط ہے۔ پس درحقیقت اس اعتبار سے
یہہ اخبار معجزہ تھا نہ کہ نفس شق القمر کیونکہ ازل سے نفس
شق القمر کا ازمن آیات القیامۃ ایک نشانی قیامت کی
نشانیون مین سے ہونا ثابت ہو چکا تھا مگر بعد از وقوع مجموعہ
اخبار ونفس شق دونون بہیت مجموعی معجزہ ہو گیا۔
کما لا یخفی فتامل فانہ دقیق جدًا۔
جیسا کہ نہین پوشیدہ ہے، پس سوچ کیونکہ بہت باریک ہے
اب بعض مولوی صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ مولوی
وکیل احمد نے السیف الماضی ورسالہ مولوی احمد علی کا
جواب لکہا اور اسمین مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کو
منکر ٹہرایا ہے تو اولا ہم یہہ عرض کرتے ہین کہ مولوی صاحب
نے مولانا صاحب کو مطلقًا منکر نہین ٹہرایا ہے چنانچہ
دیکھنے خود انھون نے اپنے رسالہ تبصرہ مین لکہا ہے
تفسیر فتح الرحمان مین حضرت شاہ صاحب رح نے مذہب
اہل تحقیق اختیار کیا ہے اور شق قمر کے معجزہ ہونے
کا اقرار کیا ہے انتہی اور ایسا ہی اپنے اور رسالون مین
بھی درج کیا ہے ہان اسی عبارت تفہیمات کو البتہ منکر
بتاتے ہین تو یہہ تو عین متنازعہ فیہ ہے اوس سے
استدلال کیونکر لایق قبول واقبال ہو سکتا ہے۔
کما لا یخفی، ثانیًا بعضون نے با این ہمہ شاہ صاحب کی
اس عبارت کو الحاقی ٹہرایا ہے اور وضعی بتلایا ہے
چنانچہ اسی السیف الماضی ہی مین لکہا ہے در فتح الرحمان
وغوز الکبیر وسرور المحزون وغیرہ کہ مشہور ترین مصنفات
وی قدس اللہ سرہ اند خود بوقوع انشقاق قمر ومعجزہ
بودن آن قایل اند وصاف نوشتہ اند کہ انشقاق
واقع شد چنانچہ بالا نقل کردہ شد پس باوجود این فضل
وکمال وعلوم ظاہری وباطنی بعید القیاس مے نماید
کہ در تفہیمات آنچہ انکار ازان کنند پس این عبارت
مذکورہ تفہیمات الہیہ تواند کہ الحاقی باشد ومویدا
این معنی است انکار از بعضے اکابر باستماع پیوستہ کہ
مسودہ تفہیمات از شاہ صاحب است لیکن جمع وترتیب
آن بعد انتقال وشان بعمل آمدہ است پس می تواند
کہ این عبارت از لقرخات مغفریان باشد واللہ تعالیٰ
اعلم بمراد خواص عبادہ انتہی پس بصورت صدق و
تسلیم اسکے اسکا کیا اعتبار ہے اور یہہ ہمارے شق القمر
کے لئے مخالف ومعارض کیونکر ٹہر سکتے ہین۔
کما لا یخفی۔

وثالثاً فرضاً اگر شاہ صاحب اسکے منکر ہی ہون تو کیا فقط اونکے انکار سے عدم وقوع شق القمر لازم آجاویگا ہرگز نہین دیکھئے بعض حضرات وجود سموات واجنۃ وغیرہما کے جو منکر ہین تو کیا محققین متین کے نزدیک وہ سب معدوم وغیر مثبت ہو جاوینگے حاشا وکلا یہان پر بعض حضرات بہ پشت پناہی رسائل مولوی وکیل احمد جو یہہ فرماتے ہین کہ عبارت تفہیمات وعبارت فتح الخبیر وفتح الرحمان وغیرہما باہم متعارض ہین پھر اون سے کیونکر احتجاج مستقیم ہو سکتا ہے تو اولا مین یہہ عرض کرتا ہون کہ اسمین ہرگز تعرض نہین کما سلف فتذکر وجیسا اوپر گذر چکا پس یاد کرو۔ وثانیاً بصورت تعارض بموجب اذا تعارضا تساقطا جب دونون باہم متعارض ہونگے تو ساقط ہو جاینگے کے دونون ساقط ہو جاوینگے۔

اور عمل دینا ساتھ محقق کے اولی ہے بالکل رایگان چھوڑ دینے سے خاصکر جبکہ یہہ بچاوے ہمکو طرف طعن کسی کے بزرگون مین سے اور اہل کمال سے کیونکہ الزام کا رفع کرنا اچھا ہے الزام کے لازم کرنے سے جیسا کہ پوشیدہ نہین اوپر دانشمندون کے۔

وثالثاً بشرط تسلیم تناقض وتعارض بھی حضرت شاہ صاحب اس معجزہ کے منکر نہین ٹہر سکتے دیکھئے مولوی عبدالحی ابراز الغی مین لکھتے ہین۔

بتحقیق ثابت ہو چکا ہے کہ جب کسی عالم سے دو کلام مختلف صادر ہون تو احسن دونون کا وہ ہے کہ موافق ہو بیچ اوسکے غیر اوسکا بزرگون سے اور دلالت کرین اوسپر دلیلین۔

اب بعض نکتہ چین جو یہہ قابلیت چاہتے ہین کہ اگر شاہ صاحب کی غرض تفہیمات سے بھی یہی ہتی جو سرور المحزون وغیرہ سے ہے تو اوسکو مجمل ومعتقد کیون کر دیا صاف مفصل کیون نہ بیان کر دیا کہ یہہ جگہ اسکا نہ پڑتا اور اونکا کلام محل اختلاف ونزاع نہ واقع ہوتا تو اونکو ہم بشایستگی اولا یہہ سمجھاتے ہین کہ اولا حقیقت عبارت تفہیمات چندان معقد وپیچدار نہین لیکن سہ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✽ چشمہ آفتاب را چہ گناہ

وثانیاً یہہ عرض کرتے ہین کہ مطابق اسکے تو یہی اعتراض قرآن شریف پر بھی وارد ہوتا ہے کہ خداوند تعالی نے اولامستم النساء یا چھوا عورتون کو مین لمس کے معنی مفصل کیون نفرما دیا کہ اس سے جماع مراد ہا تہہ سے چھونا مقصود ہے اور علی ہذا القیاس وامسحوا برؤسکم وارجلکم اور مسح کرو سرون کو اور پیرون کو کو بجملہ مفصلہ کیون نہ تعبیر کیا جس سے صاف معلوم ہو جاتا کہ وارجلکم رؤسکم پر عطف ہے یا وجوہکم پر اور یہہ اختلاف بین الائمۃ من اہل السنۃ والجماعۃ بینہم وبین الشیعۃ نہ واقع ہوتا اور محل نزاع نہ ٹہرتا وامثال ہذہ الہفوات اور مثل ان بیہودہ باتون اور واہیات اعتراضون کے واہیات مین جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے۔

اب مولوی صاحب جو یہہ لکھتے ہین کہ حدیثین جو حضرت ابن عباس سے اس باب مین ہین اوسپر بھی جرح ہو چکی ہے کہ وہ اوسوقت تک پیدا ہی نہوی تھی حضرت انس کی حدیثون پر بھی قدح ہو چکی ہے کہ وہ مدینہ

مولوی عبدالحی صاحب

ہین چار برس کے تھے تو مین عرض کرتا ہون کہ اسمین کچھ
ضرر نہین اور وقوع شق القمر مین اس سے کچھ اختلال نہین
لازم آسکتا مولوی عبد الحلیم صاحب نظم الدرر مین لکھتے
ہین - تحقیق انشقاق قمر پانچ برس قبل ہجرت کے تھا
اور ابن عباس اوس زمانہ مین پیدا ہی ہنوے تھے
اور انس پس مدینہ مین چار یا پانچ برس کے تھے ایسا ہی
کہا ہے قسطلانی نے شرح صحیح بخاری مین پس کیونکر
روایت کیا ان دونون نے حدیث شق القمر کو جواب
یہ ہے کہ ہمین روایت کیا ان دونون نے کہ ہم نے
دیکھا اوسکو پس ہے روایت اون دونون کے ساتھ
سننے کے دوسرے سے اور اسمین کچھ مضایقہ نہین کہا
افندی نے شرح شفا مین حدیث انس کے مراسیل صحابہ
سے ہے اور وہ مرجحات حدیث ابن مسعود سے ہے انتہی
و فی السیف الماضی این روایت ایشان از مراسیل
صحابہ است پس از شواہد حدیث ابن مسعود خواہد بود
و در تقریب نواوی می گوید کہ-
مرسل صحابی مانند خبر دینے ایک شے سے کہ دیکھا اوسکو
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا مثل اسکے اوس سے کہ
جانا گیا ہے کہ بباعث صغر سن کے وہ اسمین حاضر نہین
ہوا اور پیچھے اسلام لایا پس حکم کیا گیا ہے ساتھ
صحت اوسکے کے اوپر مذہب صحیح کے وہ کہ یقین کیا ہے
جمہور نے ہمارے اصحاب وغیرہ سے اور اتفاق کیا ہے
اوپر اسکے اون محدثون نے کہ جو شرط لگاتے ہین
واسطے صحیح کے اور کہنے والے ہین ساتھ ضعف مرسل کے
انتہی اور ایسا ہی عام کتابون مین جسا کہ نہین پوشیدہ
ہے اوپر علماء کے-

اب مولوی صاحب جو یہہ فرماتے ہین پس جبکہ علماء اس
بحث اسکے منصوص و متواتر ہونے پر ہو رہی ہے
تو کفر کا اطلاق کرنا اوسکے انکار پر تحقیق سے بیخبری
پر دلیل ہے ایک بے خبری کی بات ہے کیونکہ محققین
علماء مین اسکے نفس منصوص و متواتر ہونے پر بحث
نہین ہے بلکہ اسکے طرق مین البتہ کلام و اختلاف ہے
اور وہ اصل مقصود کے لئے کچھ مضر نہین صاحب السیف
الماضی لکھتے ہین در فتح الباری از ابن عبد البر نقل
کردہ کہ حدیث شق قمر از جماعت کثیرہ صحابہ جلیل القدر
مروی است و ازین صحابہ جماعتی کثیر از تابعین واز
ایشان گروہا گروہ از تبع تابعین روایت کردہ اند
کہ ہمین سان بمار سیدہ و موید انیست آیتہ کریمہ-
اقترب الساعۃ وانشق القمر (قریب ہوی قیامت اور
پھٹ گیا چاند) پس نماند برای استبعاد مستبعد
عذری انتہی و در تغییر کبیر گفتہ کہ صحیح آنست کہ حدیث
شق قمر مشہور ست انتہی و علامہ عبد الوہاب بن
سبکی گفتہ کہ حدیث انشقاق قمر متواتر است انتہی و
ادنی درجہ تواتر بعضے علماء چہارم عدد نوشتہ اند
چنانچہ صاحب جامع الاصول از قاضی باقلانی نقل
کردہ و صاحب توضیح الافکار در شرح تنقیح الانظار
بہ ہمین معنی اشارہ نمودہ و امام تاج الدین سبکی در
شرح مختصر ابن حاجب و سید شریف در شرح مواقف
و جلال الدین در رسالہ متواترات و شیخ عبد الحق دہلوی در
مشکوۃ شریف و صاحب تفسیر رحمانی وغیرہم صاف نوشتہ اند-

مطبع بحر الاسلام بمظہر العین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا-